مطبوعات

دردِ محمد بن قاسمؒ | حکیم محمد سعید صاحب - موسسِ مدینۃ الحکمت - ہمدرد مرکز، ناظم آباد کراچی ۱۸

اب تک یہ حقیقت روشن ہو چکی ہے کہ حکیم محمد سعید صاحب انجوبگیوں کا ایسا شاخسار ہیں جس سے حکمت و دانش کے نئے نئے غنچے اور پھول ظہور کرتے رہتے ہیں۔

ابھی لوگ ان کے ایک نہج کے کام کو پوری طرح اخذ نہیں کر پائے ہوتے کہ وہ کسی دوسری نہج کا ایک انوکھا کارنامہ نکال کر سامنے رکھ دیتے ہیں۔

"مدینۃ الحکمت" کے متعلق کام کرتے کرتے ایک سوال ان کے دل میں اٹھا کہ یہ مقام شاید اسی گذرگاہ پر واقع ہے جہاں سے محمد بن قاسم کا قافلہ گذرا تھا اور باب الاسلام دیبل میں داخل ہوا تھا۔

اب انہوں نے بحثیں شروع کیں اور تاریخ و جغرافیہ کے عالموں سے خط و کتابت کا سلسلہ شروع کیا۔ کتابیں دیکھیں، دانشوروں سے معلومات اور نقشے حاصل کیے، کتابوں سے حوالے نکالے۔ ڈاکٹر این۔اے بلوچ، ڈاکٹر اے۔ایچ۔دانی، ڈاکٹر مس لعل بہا، ڈاکٹر وحید قریشی، ڈاکٹر ریاض الاسلام، پروفیسر شیخ عبدالرشید، ڈاکٹر پی۔ایچ۔این، انگرمانٹ (البیڈن بلجیئم) سے آراء ابتدائی تحقیق کے سلسلے میں حاصل کیں۔ پھر باقاعدہ مجلسِ علماء بلائی۔ پھر جب یہ فیصلہ ہو گیا کہ ٹھیک یہی مقام باب الاسلام میں محمد بن قاسم کے داخلے کا ہے تو ماہرین کی ایک کمیٹی اس تاریخی واقعہ کی یادگار (مینار اسلام اور دیگر ادارہ ہائے افادیت) کی تعمیر کے

لیے تشکیل پائی۔

اس پمفلٹ میں اہم چیز وہ پرانے نقشے ہیں، جو مختلف مآخذ سے محمد بن قاسم کی آمد کا راستہ معلوم کرنے کے لیے حاصل کیے گئے۔

فاران - سلور جوبلی نمبر | گورنمنٹ اسلامیہ کالج، سول لائنز لاہور کا میگزین - مدیر: پروفیسر سیف اللہ خالد۔ معاونین: وقار مصطفےٰ، علی جاوید نقوی، سردار عثمان علی - نوجوان ترنگی کار امجد اقبال، فرخ اقبال فرخ، امتیاز احمد، محمد حسین خاور۔

ساڑھے پانچ سو صفحے کا یہ ضخیم و خوشنما مجلہ پروفیسر اختر الدین پرنسپل کی سرپرستی میں نوجوان اساتذہ و طلبہ کی بہت عمدہ پیش کش ہے۔ اتنے ضخیم ذخیرۂ نگارشات کے متعلق چونکہ ترجمان القرآن کے محدود صفحاتِ مطبوعات میں حسب دلخواہ اظہار خیال ممکن نہ تھا، اس لیے میں ٹالتا رہا۔ آخر کب تک!

اب میں مختصراً یہ کہوں گا کہ سب سے پہلے آدمی پر اس میگزین یا مجلّے کی ظاہری نفاست اثر انداز ہوتی ہے۔ تزئین کے ساتھ حسنِ ترتیب کی ذمہ داریوں کو بھی نبھایا گیا ہے۔ خالد سیف اللہ صاحب اور ان کے معاونین مستحق تبریک ہیں۔

شروع میں پرنسپل صاحب سے لیا ہوا مفید انٹرویو درج ہے۔ پھر "روشنی" کے عنوان سے کالج کی پوری روئیداد (۱۸۹۲ء تا ۱۹۸۶ء) پیش کی گئی ہے۔ "زاویے" میں کالج کے سابق پرنسپلوں، اساتذہ و طلبہ کو کاغذ کے فلم پر دکھایا گیا ہے۔ "سفر" کے زیرِ عنوان اب تک کے اساتذہ و طلبہ کی علمی، ادبی اور ثقافتی سرگرمیوں کا ریکارڈ ہے۔ "فاران" میں شائع شدہ تحریروں میں سے خاص منتخب چیزوں کو بھی دوبارہ سامنے لایا گیا ہے۔ پھر تمام قلمی شرکا کی تصویروں سے میگزین کو سجا دیا گیا ہے۔ بیچ بیچ کے ذیلی سرورق اور عنوانات خوبی سے بنائے گئے ہیں۔ اُردو تحریروں کے ساتھ ساتھ ۱۲۸ صفحات میں انگریزی نگارشات ہیں۔ تحریریں اچھی ہیں۔ "ادب اور زندگی" (سید خالد منظور) پسند آیا۔ "افکارِ پریشان"

(دو قادر مصطفیٰ) کی جذباتی فضا بہت پسند آئی۔ طنز و مزاح کے صفحات خاصے دلچسپ ہیں۔ (خصوصاً "انٹر میں جتنے سال بھی گذریں، گذارنا") ۔ پھر بہت سے افسانے، ڈرامے اور حصۂ نظم اور بھی قیامت ۔ پھر شائع شدہ مضامین میں اشاریہ! انگریزی نظم HOMELESS HUMANITY پڑھتے ہوئے خیال آیا کہ عنوان تو یہ بھی اچھا ہوتا: HUMANITYLESS HUMANITY ۔ افسوس ہے کہ ایک ایک چیز کی الگ الگ داد نہیں دی جاسکتی ۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری | از فضل الرحمٰن بن میاں ساجد، ایم ۔ اے ۔ خطیب مبارک مسجد، اسلامیہ کالج ۔ ریلوے روڈ، لاہور ۔ ناشر: دار الدعوۃ السلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور ۔ کاغذ طباعت خوب ۔ صفحات: ۲۹۰ ۔ قیمت درج نہیں ۔

برصغیر کے آسمانِ تاریخ ملت پر گراں قدر شخصیتیں ستاروں کی طرح جگمگا رہی ہیں، ان میں سے ایک مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ تعالیٰ کی بھی تھی ۔ مولانا کے دم سے علم و تحقیق اور صحافت و تدریس کی بزم گاہوں اور مناظروں کی رزم گاہوں میں جو رونقیں کئی برس معاصرین نے دیکھیں، وہ اپنی مثال آپ ہیں ۔ مولانا مسلک کے لحاظ سے اہلِ حدیث تھے، مگر فرقہ پرست کے معنوں میں نہیں، بلکہ ایک صاحبِ ایمان و اخلاق عالم کی طرح حق کی حمایت اور باطل کی مخالفت کرتے ۔ مولانا سچے مبلغ، عالمِ قرآن، محافظِ سنت، بے لاگ مفتی اور وسیع دائرۂ تعلقات رکھنے والے تھے ۔ انگریزی تلواروں کے سائے میں جب پادری حضرات نے یہاں آکر مناظروں کے ذریعہ خستہ حال مسلمانوں سے ان کا ایمان چھیننا چاہا تو مسلمانوں کے محاذ سے بھی اہلِ مناظرہ کی جوابی قوت اٹھی ۔ اس قوت میں مولانا ثناء اللہ امرتسری کو خاص مقام حاصل تھا ۔ انہوں نے آریہ سماجیوں، عیسائیوں اور بعض لڑنے جھگڑنے والے مسلمان فرقوں، نیز بطورِ خاص مرزا غلام احمد قادیانی سے مناظرے کر کے ہر دو گروہ کو شکست دی ۔

یہ کتاب ان کی سوانح اور حالاتِ زندگی اور ان کی علمی اور مناظرانہ سرگرمیوں کی جھلکیاں پیش کرتی ہے ۔

اُمتِ مُسلمہ بگاڑ اور علاج	از ڈاکٹر یوسف القرضاوی - عربی سے ترجمہ: جناب منیر احمد خلیلی- ناشر: ادارۂ مطبوعات تکبیر" اے ون ، تیسری منزل ، فاسکو سنٹر،

کیمبل اسٹریٹ ، کراچی- قیمت : ر/ ۱۰ روپے -

ڈاکٹر یوسف القرضاوی جنہوں نے مشہور کتاب " الحلال والحرام " لکھی اور جن کے قلم سے مسئلہ زکوٰۃ پر نہایت تحقیقی مجلدات شائع ہوئی ہیں - ان کے نام اور کام سے پاکستان کے ذی شعور طبقے پہلے ہی سے واقف ہیں -

اس رسالے میں ڈاکٹر صاحب نے خود فراموشی ، عقلی و فکری جمود ، اقتصادی قوتوں ، افرادی قوتوں اور روحانی قوتوں کے تعطل سے اُمتِ مُسلمہ کے بگاڑ کا سبب قرار دیا ہے - اسی سلسلے میں احیاء کا کام کرنے والی اسلامی تحریکوں کو زیر گفتگو لا کر یہ بتایا ہے کہ ان کے کام میں خارجی قوتوں کی رکاوٹوں کے علاوہ داخلی طور پر ان میں خود احتسابی کا فقدان ، عجلت کاری اور مبالغہ پسندی جیسی کمزوریاں اثر انداز ہیں - آخر میں ڈاکٹر صاحب نے غلبۂ اسلام کے لیے مختصر اور جامع نقشہ پیش کیا ہے -

منیر احمد خلیلی صاحب اسلامی نقطۂ نظر رکھنے کے ساتھ ساتھ اُردو کے ایک اچھے ادیب بھی ہیں - لہٰذا ترجمہ بہت اچھا ہے -

---

پیغام و دعوت اور اُمتِ مُسلمہ کی ذمہ داری	از محمد شریف قاضی - مصنف " اسوۂ حسنہ " (صدارتی ایوارڈ یافتہ) ناشر: شعبۂ پیغام و دعوتِ اسلامی، پاکستان -

ساکن و ڈاک خانہ بھنڈ گراں ، تحصیل کھاریاں ، ضلع گجرات - گجرات شہر میں سرگودھا روڈ پر ظفر بک ایجنسی سے حاصل کر سکتے ہیں - قیمت : -/۶ روپے

" پیغام " سے مؤلف کی مراد پیغامِ سیرتِ پاک اور پیغامِ نبوّت و رسالت ہے - پھر اِس پیغام کی تشریح و توضیح ہے - کیا ہی اچھا ہوتا کہ اِس پمفلٹ کا مضمون اور بھی زیادہ سادہ انداز میں مرتب ہوتا - اور عوام کے لیے قابلِ فہم ہوتا -

---

"بادبان" ـــ "پیغام" | مدیر: تنویر شہزاد ـ مقام اشاعت: بزم پیغام ـ ۱-اے ذیلدار پارک اچھرہ، لاہور ـ قیمت: فی پرچہ، ایک روپیہ ـ سالانہ -/۲۰ روپے ـ

یعنی اصلاً تو ہفت روزہ "بادبان" ہے ـ لیکن اس کے ذریعے اب سکولوں کے طلباء کو علم، سچائی، نیکی اور ترقی کا پیغام پہنچایا جا رہا ہے ـ

اسکولی درجہ تک کے طلبہ کے لیے اسے اداریوں، مضامین، کہانیوں، نظموں، لطیفوں، پہیلیوں وغیرہ کا مجموعہ بنا کر غالباً مہینے میں دو بار بھیجا جاتا ہے ـ چھوٹا کتابی سائز ہے ـ اچھی خاصی کوشش ہے ـ مگر دوسرے اداروں میں بچوں کے لیے جس معیار کا کام ہو رہا ہے ـ اس کے لحاظ سے مزید ترقی کرنے کی ضرورت ہے ـ

مظلوم علاقوں کے رسائل | مظلوم علاقوں سے یا ان کے متعلق آنے والے رسائل کا ہم یہاں یک جا ذکر کر رہے ہیں ـ یہ مظلوم انسانی آبادیوں کے حالات پر ہر اشاعت میں مضامین، خبروں اور تصویروں کے روپ میں نوع انسانی کی فریادیں پیش کرتے ہیں ـ

۱ــــ INSAF ـ یہ روہنگیا سالیڈیریٹی آرگنائزیشن، الاکان (برما)، کا سہ ماہی انگریزی رسالہ ہے ـ آج کل لاکھوں مسلمان برما میں دردناک احوال سے دوچار ہیں، بلکہ وہاں سے نکالے جا چکے ہیں ـ ان کا اندازہ اس کے مطالعہ سے ہوتا ہے ـ اچھی خاصی تاریخ بیان کی گئی ہے ـ قیمت معلوم نہیں ـ

۲ــــ دوامِ نو (ماہنامہ) ـ مدیر اعزازی ڈاکٹر سید عبدالباری او مجلسِ مشاورت) ـ دفتر: ٹانڈہ، ضلع فیض آباد، یو، پی ـ بھارت ـ شمارہ نمبر ۸، ۹ (جلد ۲) سامنے ہے ـ انڈیا کے حالیہ مسلم کش اور مسلم آزار ریلے میں جو قیامت گزری ہے ـ اس کا تذکرہ مضامین اور رپورٹوں میں بھی ہے ـ اور تڑپا دینے والی تصاویر بھی ـ قیمت فی پرچہ ۴/۵۰ روپے انڈیا ـ

۳ــــ ماہنامہ "تکبیر (کشمیر)" مدیر مسئول: جوہر قدوسی ـ مقام اشاعت: کاشانۂ ناظم ـ دارالہدیٰ روڈ ـ پلوامہ ـ کشمیر ـ

خط و کتابت پوسٹ بکس نمبر ۴۶۹ ـ سری نگر ۱۹۰۰۰۱ ـ کشمیر ـ کشمیر میں قیمت فی پرچہ ۵/ روپے ـ سالانہ ۴۸/ روپے

اس رسالے میں عالمی اور دنیائے اسلام کی خبروں کے علاوہ، حکومت کشمیر کی غلط پالیسیوں اور

فیصلوں پر بحثیں اور تحریک آزادئ کشمیر اور جماعتِ اسلامی اور ایسے بھارتی مسلمانوں پر جو بھارتی پالیسی لائن کا ساتھ نہ دیں، جو مظالم ہو رہے ہیں ان کی تفاصیل۔ نیز باہر سے ہندوؤں کی آبادی داخل کر کے کشمیر میں مسلمانوں کی اکثریت ختم کرنے کے پروگرام کے خلاف احتجاج!

بعض ضروری تصاویر بھی شامل کی جاتی ہیں۔

تعلیم القرآن | مرتبہ: صابر قرنی صاحب۔ ناشر: حسنات اکیڈیمی-۱۹ اےسی-منصورہ ملتان روڈ-لاہور۔ بڑے سائز کے صفحات: ۱۴۰۔ قیمت: -/۱۵ روپے۔

یوں تو شروع ہی سے صابر قرنی صاحب اپنے دماغ اور قلم سے دین کی خدمت کرنے میں برابر مصروف رہے ہیں۔ لیکن اِدھر کچھ عرصہ سے وہ فہم قرآن کو عوام اور بچوں اور خواتین کے لیے زیادہ آسان بنانے کے لیے مسلسل کاوش و محنت کر رہے ہیں۔ اِس کوشش کے اثرات "الحسنات" میں بھی سامنے آتے رہے۔ مگر اب تعلیم القرآن کا ایک پارہ مکمل ہو کر کتابی شکل میں آ گیا ہے۔

مولوی فتح محمد جالندھری مرحوم کے مستند ترجمے کے ساتھ ہر آیت کے ایک ایک جزوِ کلام کو الگ الگ خانوں میں درج کر کے ان کے نیچے لفظ بہ لفظ ترجمہ درج کیا گیا ہے۔ تاکہ ہر پڑھنے والا یہ اندازہ خود قائم کر سکے کہ اللہ کیا فرما رہا ہے۔ الفاظ میں بکھرے ہوئے یہ مطالب مولانا جالندھری کے ترجمۂ مسلسل کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ اس بامحاورہ ترجمہ سے لطفِ کلام حاصل ہوتا ہے۔ خاص خاص مطالب یا وضاحتیں دائیں بائیں حواشی میں پیش کی گئی ہیں۔ افعال، اسماء اور حروف کی سادہ اور آسان گرامر ہر صفحے کے نیچے درج ہیں۔ شروع میں چند آسان قواعد عربی پیش کیے گئے ہیں۔ اور آخر میں پارہ اوّل کے تمام الفاظ یا کلموں کا لغت ہے، جس میں لفظ کے معنی کے ساتھ قواعد کے لحاظ سے اس کی حیثیت بیان کی گئی ہے۔ سورۂ فاتحہ کے خاتمہ پر اس کی تعلیمات کا خلاصہ درج ہے۔ اور شاید آئندہ ہر سورہ کا خلاصہ اسی طرح دیا جائے گا۔

صابر قرنی صاحب کی اس مبارک کاوش کو خدا قبولیت عطا فرمائے۔

خاتونِ خانہ | از الاستاذ مظہر علی ادیب ۔ ناشر: مکتبۂ سفیر، قذافی مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ قیمت: ۱۵/۷۵ روپے

یہ اس کتاب کا چوتھا ایڈیشن ہے، جو اضافوں کے ساتھ شائع ہوا ہے، اس کتاب کے دو ایڈیشن رام پور بھارت سے نکل چکے ہیں (مؤلف نے بھارتی ایڈیشنوں کی کوئی رائلٹی وغیرہ نہیں لی)۔

کتاب کھولیں تو تین نمایاں شخصیتوں کے خیالات کتاب کے متعلق سامنے آتے ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب (مقدمہ) جسٹس ملک غلام علی صاحب (مراسلہ) اور مریم جمیلہ (انگریزی مکتوب کا ترجمہ)۔

استاذ مظہر ادیب نے "عورت بگاڑ" تہذیب کے حملوں کے مقابلے میں ایک مدت سے محاذ قائم کر رکھا ہے اور کئی چیزیں لکھ چکے ہیں۔ اصل میں کپڑے کا ایک ٹکڑا جو عورت کو ہوس زدہ مردوں کی نگاہوں کی زد سے محفوظ رکھتا ہے، مغرب اسے اپنی تہذیبی پیش قدمی کے خلاف ایک آہنی دیوار سمجھتا ہے اور نہ صرف عیسائی ملکوں میں بلکہ مسلمان قوموں میں خود مسلمانوں کے ذریعے اس دیوار کو توڑنے کے لیے جتن کیے جا رہے ہیں۔ ابھی ایک یورش ترکیہ میں ہوئی تھی۔ دراصل یہ تہذیب عورت کو گھر کے تحفظاتی ادارے سے نکال کر ہوس کے اڈوں، ثقافتی تماشوں، شوبزنس کے کرتبوں، نائٹ کلبوں، جرائم اور جاسوسی میں استعمال کرتی ہے۔ اس فتنے کے برخلاف استاد ادیب نے نہ صرف اسلامی دلائل بلکہ مغربی دانشوروں کے اقوال اور وہاں کے واقعات و احوال کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ پردہ قید نہیں آزادی ہے اور مسلم عورت کے شایانِ شان مرتبہ خاتونِ خانہ کا ہے۔

استاذ مظہر ادیب اقبال کو بھی اپنے دعوے کے گواہ کے طور پر لائے ہیں، لیکن اجتہاد کے لیے بعض دانشور جس طرح اقبال کے خیالات کو حرفِ آخر قرار دے رہے ہیں، عورت کے معاملے میں اس طرح اس پر اعتماد نہیں کرتے۔ ایک اقبال پسند، دوسرا ناپسند!

اخبارِ اُردو قومی یک جہتی نمبر ادارۃ: ڈاکٹر وحید قریشی اور ان کے معاونین ۔ ناشر: مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد۔ پتہ: شمالہ اعوان پلازہ، ۱۶ ۔ ڈی (مغربی) بلیو ایریا الیف ۶/۱ اسلام آباد قیمت: ۱/- روپیہ، سالانہ دس روپے ۔ قیمت بہت ارزاں ہے ۔ بڑے سائز کا رسالہ ۔ ۴۲ صفحات ۔ رنگین ٹائیٹل ۔

یہ رسالہ اُردو کے فروغ اور نفاذ کے قیام کے لیے قائم شدہ مشہور ادارے "مقتدرہ قومی زبان" کا ترجمان ہے ۔ اس میں قومی زبان کے سلسلے میں احوال واقعات، دفتری، تعلیمی، عدالتی اور کاروباری ترقیات، نیز خود اُردو کی اہمیت اور اس کے خاص خاص مسائل پر اچھے مقالات شائع ہوتے ہیں ۔

قومی یک جہتی نمبر میں ۶ مقامات ــــــ میانوالی، لاہور، پشاور، کوئٹہ، ایبٹ آباد اور کراچی میں ہونے والے ان مذاکرات کی روئیداد یں چھپی ہیں ۔ جن میں قومی یک جہتی کے مسئلے کو قومی زبان اُردو کے حوالے سے زیر بحث لایا گیا ۔ بحثوں کے شرکا فاضل اور دانشور لوگ ہیں ۔ ان مذاکروں سے پڑھے لکھے طبقوں کے احساسات کا انعکاس بھی ہوتا ہے ۔

آخر میں کچھ تبصرے بھی شامل ہیں ۔

حرمت ــــ یوم آزادی نمبر ایڈیٹر زاہد ملک دفتر: علی اکبر ہاؤس، مرکز جی/۸ اسلام آباد قیمت فی شمارہ ۵/- روپے ۔ سالانہ: ۲۱۰/- روپے

یہ جدید طرز کا ہفت روزہ ہے ۔ سیاسی احوال کے مختلف پہلو اس کے اوراق میں آتے ہیں ۔ قومی نقطۂ نظر غالب ہے ۔ دینی جذبہ کی رُوح بھی جھلکتی ہے ۔ حرمت نے کچھ اچھی قدروں کا تحفظ کیا ہے ۔ اس وقت یوم آزادی نمبر سامنے ہے ۔ پاکستان اور نظریہ پاکستان، احوالِ پاکستان، تحریک آزادی اور اس کا پس منظر ایسے موضوعات ہیں جن پر بہت سے ممتاز اصحاب کے خیالات اس نمبر میں ملیں گے ۔ خاص طور سے وہ مذاکرہ بڑا اہم ہے ۔ جو فکری انتشار پیدا کرنے کی کوششوں کا تدارک کرنے کے متعلق شاملِ اشاعت ہے ۔ یہ مذاکرہ جو کئی صفحات پر پھیلا ہوا ہے، وقت

کے نہایت اہم مسئلے پر ملک کی مختلف دینی، سیاسی، قانونی اور ادبی شخصیتوں کے خیالات کا گلدستہ ہے۔ اس پر لکھنے والے نے خطرے کے تدارک کے لیے اپنی اپنی رائے کے مطابق اہم تدبیر لکھی ہے۔

ساتھی۔ سالنامہ ۸۷ء مدیر: صادق جمیل۔ دفتر: ساتھی پبلیکیشنز، سلیم ایونیو۔ الف ۱۰۶ گلشن اقبال بی ۱۳/ کراچی ۴۷۔ قیمت سالنامہ ۳ روپے

بچوں کی دنیا میں ان کی ضرورت کے ادب کا مکمل قحط تو نہیں بس بیچاروں کو فاقے کرنے پڑتے ہیں اور پناہی کیمپوں والوں کی طرح قلیل سی غذا ملتی ہے خصوصاً اسلامی ذوق رکھنے والے بچے سب سے زیادہ خسارے میں ہیں۔

ایسے میں ساتھی کا ایک خاص رنگ میں نمودار ہونا اور جلد جلد سالنامہ ۸۷ پیش کر دینا قابل تحسین ہے۔ اچھے بچوں کو خط لکھ کر داد دینی چاہیے۔

ساتھی نے کوشش کی ہے کہ ضروری اقسام کی دلچسپیوں کے سارے سامان بچوں کے لیے جمع کر دے، ان کو انسانیت کی منازلِ اعلیٰ کی طرف پیش قدمی کا شوق بھی دلائے اور ان کو ان تمام جادو کے فتنوں سے بھی بچائے جنھیں طاغوتی تہذیب نے بچوں کو ورغلانے کے لیے بڑی خوبصورت شکلوں میں ہر طرف پھیلا دیا ہے یہ ہمارے بچوں کو خیالات کے جال میں پھانس باندھ کر اغوا کر کے لے جانے کی صورت ہے۔ اس سلسلے میں بچوں کو ہشیار بھی کر دیا جائے اور ان کی دلچسپی کے ایسے سامان بھی ان کو فراہم کر دیئے جائیں کہ پھر فتنوں کے لیے جی للچائے ہی نہیں۔

ساتھی کو ظاہری اور صوری پہلو سے ابھی بہت سا کام کرنا ہے۔

تقاریر و نگارشات قائد ملت بہادر یار جنگ مرتبہ: محمد احمد خاں و مجید احمد فاروقی۔ ملنے کا پتہ: بہادر یار جنگ اکادمی، سراج الدولہ روڈ، بہادر آباد، کراچی۔ قیمت: یک صد روپے

بہادر یار جنگ کی شخصیت، ان کے خطبات و نگارشات کی لطافتیں اور بعض حلقہ در حلقہ مسائل و

مباحث سے ان کو سابقہ رہا، ان کی حکمتیں یہ ساری چیزیں تقاضا کرتی ہیں کہ بہت کچھ لکھا جائے اور کتاب میں سے بعض پیراگراف نقل کر دیئے جائیں۔ مگر ترجمان القرآن کے ہاں "جگہ" کی کمی اور میرے ہاں "زبان" کی حسرت آفرینی ہے۔ مجھے نواب صاحب کی شخصیت سے گہری محبت ہے، کیونکہ مسلم زاویۂ نگاہ سے جس کسی کو سیاست کے جنگل میں سیدھا راستہ تلاش کرنا ہو، اُسے نواب بہادر یار جنگ کے قول و عمل کے چراغ روشنی دیں گے۔ یہ شخص جسے حقے کے ذریعے زہر دے کر شہید کیا گیا، ایک طرف دکن کی پرپیچ اور پُرخطر سیاست کے میدان میں بے باکی سے تگ و تاز کرتا رہا۔ دوسری طرف برصغیر کی سیاست کے مختلف ادوار کا شعور رکھتے ہوئے اکھنڈ بھارت کے نعرے کے خلاف نظریۂ پاکستان کا علمبردار بنا، تیسری طرف عالم اسلام کی خستہ حالی اور سامراجی قوتوں کی ساحری کو بھی خوب سمجھتا تھا۔ اس کے مقالات و خطبات اس قابل ہیں کہ ہمارے نوجوان ان کو پڑھیں، بلکہ ان پر تحقیق کریں اور ان کی روشنی میں مستقبل کے خطوط کار طے کریں۔ ایسی ہستیوں کے کام طاقِ نسیاں میں ڈال دینا کسی قوم کی بدقسمتی کی دلیل ہے۔

بہادر یار جنگ اکادمی تبریک کی مستحق ہے کہ وہ اپنے اختیار کردہ موضوع پر مسلسل وقیع کام کر رہی ہے۔

ایٹمی آگ کی قرآنی تشریح از علامہ یوسف جبریل۔ ملنے کا پتہ: ادارۂ تصنیفاتِ جبرائیل۔ دکان نمبر E/۲۴۔ مین بازار، نواب آباد، واہ چھاؤنی، ضلع راولپنڈی۔ قیمت: ۴/- روپے

ہمارے ہاں ایک رجحان یہ بھی پایا جاتا ہے کہ دنیا میں جب بھی کوئی ایجادات ہوں، یا عام حالات سے مختلف واقعات نمودار ہوں تو ان کے متعلق قرآن میں کوئی نہ کوئی آیت تلاش کی جائے، جس کے تحت دعویٰ کیا جا سکے کہ یہ راز تو قرآن نے پہلے سے منکشف کر دیا تھا۔

مگر شاید یوسف جبریل صاحب کا ذہن ذرا مختلف نوعیت کا ہو۔

ان کی نگاہ میں لفظ ایٹم اور قرآن کے لفظ "حطمہ" کی مماثلت کی طرف جاتی ہے اور وہ حطمہ اور ایٹم کو آپس میں ہم معنی ثابت کرتے ہوئے یہ احتیاط بھی کرتے ہیں کہ قرآنی حطمہ کو

آئندہ کی ابدی دُنیا سے متعلق قرار دیتے ہیں اور ایٹم بم کو ابدی حطمہ کا ایک دُنیوی عارضی مظہر قرار دیتے ہیں۔

پمفلٹ میں انہوں نے کچھ سائنسی انداز پر یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ ایٹمی قوت سے متعلق اصطلاحات کیا ہیں ، ایٹم بم کا عمل کس طرح ہوتا ہے اور اس کے مختلف پہلو کیا ہیں جو حطمہ کے عمل سے مشابہت رکھتے ہیں۔

یہ دلچسپ گفتگو افسوس ہے کہ اچھے کتابتی اور طباعتی انداز میں پیش نہیں کی گئی۔

ارمغانِ دکن	از : بہادر یار جنگ اکادمی - سراج الدولہ روڈ ، بہادر آباد ، کراچی ۵

قیمت : ۵/- روپے۔

یہ مجموعہ ہے ان تحریروں کا جن میں حیدر آباد دکن کے ادیبوں اور شعراء نے اقبالؒ کو اُس موقع پر نذرانۂ تحسین و محبت پیش کیا جب اقبال صدی کی تقریبات منائی گئیں۔

حیدر آباد کو اقبال کے تعلق سے کئی اعزاز حاصل ہیں۔ ۱۔ علامہ اقبال کی زندگی میں پہلا یومِ اقبال نہایت عظیم الشان پیمانہ پر بلدۂ حیدر آباد میں منایا گیا۔ ۲۔ علامہ کے انتقال کے بعد قائدِ ملت بہادر یار جنگ نے اپنی کوٹھی پر درسِ اقبال کا سلسلہ شروع کیا۔ ۳۔ مطالعۂ اقبال کے سلسلے میں سب سے پہلی بنیادی کتاب "روحِ اقبال" حیدر آباد ہی میں لکھی گئی۔ ۴۔ علامہ اقبال کے اُردو کلام کا مجموعہ "کلیاتِ اقبال" کے نام سے سب سے پہلے حیدر آباد ہی میں شائع ہوا۔ ۵۔ علامہ اقبال کے نثری مضامین کا پہلا مجموعہ "مضامینِ اقبال" کے نام سے حیدر آباد ہی نے شائع کیا۔ ۶۔ "بزمِ اقبال" بھی سب سے پہلے حیدر آباد میں قائم ہوئی۔

(بقیہ وفیات)

بعض ضرورتوں کے لیے حیدرآباد دکن گئے تھے۔ پھر وہیں خاندان پھلے پھولے۔ عمرو صاحب حیدرآباد سے بہ سلسلہ ملازمت کئی سال پہلے جدہ منتقل ہو گئے۔ وہاں ملازمت کرتے تھے۔ وہیں مکان بنا لیا۔ حج کے لیے گیا تو بخار میرے ساتھ لگ گیا۔ ایک پاکستانی دوست کے ہاں ٹھہرا ہوا تھا، جو مجرد بھی تھے اور مصروف بھی۔ عمرو صاحب ان سے کہہ کر مجھے اپنے گھر لے گئے۔ کئی دنوں تک ان کے ہاں مہمان بنا رہا۔ دن کو مکہ چلا جاتا۔ شام کو واپس آتا۔ ہر طرح کی خدمت سارے گھر والوں نے نہایت شوق سے کی۔ خدا مرحوم اور ان کے گھر والوں کو جزا دے۔ ایک مرتبہ وہ پاکستان تشریف لائے تو غریب خانے پر ٹھہرے۔ عجیب عالم تھا۔ میں نے آنکھ بنوائی تھی اور چلنا پھرنا ممنوع تھا۔ سو معذرةً عرض کیا کہ باقی سب خدمت تو ہوتی رہے گی، لیکن میں اپنے حصے کی "سروس" انجام دینے سے معذور ہوں۔ بس تھوڑی دیر کے لیے ان سے باتیں کرتا اور پھر لیٹ جاتا۔

اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ ان کے بیوی بچوں کے علاوہ اُن کو جاننے والے جدہ کے تمام رفقاء کی خدمت میں اپنا جذبۂ ہمدردی پیش کرتا ہوں۔

پڑیس جاتے جاتے

بڑی افسوسناک اطلاع ملی ہے کہ ملتان کے شیخ عبدالحمید صاحب جو وہاں سابق امیر بھی رہے ہیں، وفات پا گئے۔ مرحوم بہت محتاط قسم کے تاجر تھے اور مزاجاً بہت شریف بھی تھے اور جماعتی کاموں میں بہ حیثیت منتظم خاص اہمیت رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائے اور ان کے اہل خانہ اور اعزہ کو صبر کی توفیق کے ساتھ اپنے کرم سے نوازے۔